مرثیہ ٦

آمد ہے تاجدارِ ثریا جناب کی ذرّے دکھا رہے ہیں چمک آفتاب کی
مژگاں شعاعِ مہر ہے چشمِ رکاب کی (۱) مہرِ خدا لگائے ہے چھتری سحاب کی
رستے ہیں بند فتح کا در ہے کھلا ہوا
لشکر جہاد پر ہے ظفر کا تُلا ہوا

(مطلع)
آمد ہے نورِ چشمِ رسولِؐ اِلٰہ کی قندیلِ گل ہے نیّرِ عالم پناہ کی
سرتاجِ آسماں ہے زمیں قتل گاہ کی (۲) آوازِ طور دیتا ہے روشن نگاہ کی
سیارے ہیں وفورِ ادب سے تھمے ہوئے
مجرے کو قدسیوں کے پرے ہیں جمے ہوئے

(سوز)
در پر سجا ہوا ہے کھڑا اسپ لاجواب آنکھوں سے زین جھاڑتے ہیں ماہ و آفتاب
اور گردِ رخ بھی پوچھتا دامن لیے سحاب (۳) میکال باگ تھامے ہیں روح الامیں رکاب
سیارے ہیں وفورِ ادب سے تھمے ہوئے
مجرے کو قدسیوں کے پرے ہیں جمے ہوئے

www.emarsiya.com

بڑھ بڑھ کے دے رہا ہے نقیبِ ادب صدا ہوتا ہے اب سوار، سلیمانِ کربلا
ذرّے اڑیں نہ گرد چلے اس طرح ہوا (۴) بحرِ رواں نہ شور و تلاطم کرے بپا
ڈنکا بڑھے نشان بڑھے اور علم بڑھے
پر ایک کا نہ حدِ ادب سے قدم بڑھے

حاضر پئے سلام ہو خاقان کہاں گیا لائے جلو میں تختِ سلیماں کہاں گیا
دیکھے جمالِ یوسفِ کنعاں کہاں گیا (۵) کھوئے نشاں نیّرِ تاباں کہاں گیا
مریخ تیغ کھینچے ہو آگے غضب کے ساتھ
آکر رکاب تھامے مہِ نو ادب کے ساتھ

ناگاہ شورِ نوبت سینہ زنی اٹھا پردہ ہوا بلند درِ بارگاہ کا
یوں نکلا سوگوارِ شہیدانِ کربلا (۶) دامن قبا کا غم سے علمدار کا پھٹا
سر ننگے اہلبیتؑ جو چلاتے آتے تھے
مڑ مڑ کے شہ ہر ایک سمجھاتے آتے تھے

www.emarsiya.com

کہتی ہیں لونڈیاں شہ والا نہ جائیے (۶)
بانو دہائی دیتی ہے آقا نہ جائیے
گھونگھٹ اٹھائے کہتی ہے کبریٰ نہ جائیے (۷)
منت سکینہ کرتی ہے بابا نہ جائیے
رو رو کے کہہ رہی ہے نواسی رسولؐ کی
صدقے بہن لٹاؤ نہ دولت بتولؑ کی

پہنچے جو پاس گھوڑے کے یوں شاہ نامدار
جبرئیلؑ نے رکاب پکڑ کر کیا سوار
دو ایک گام واں سے بڑھا ہوگا راہوار (۸)
جو دل ہوا سکینہؑ کا سینے میں بے قرار
دوڑی سوئے حسینؑ عجب اضطرار سے
آخر لپٹ گئی وہ ستم راہوار سے

چلائی سر کو پیٹ کے وہ سوختہ جگر
کوئی سوا حضور کے میرا ہے اے پدر
گر آپ نے بھی آج جہاں سے کیا سفر (۹)
پردیس میں بتائیے جائینگے ہم کدھر
کون آپ کی سکینہؑ پہ یاں رحم کھائے گا
بے بے وطن میں بھی تو کوئی لے نہ جائے گا

www.emarsiya.com

منظور آپ کو نہیں گر موت کے سوا
میں روکتی نہیں تمہیں اے شاہ دوسرا
در در پھرے تباہ نہ رانڈوں کا قافلہ (۱۰)
پہنچا دیں آپ ہم کو وطن میں تو ہے بجا
بٹھلا کے ہم کو قبر پہ نانا رسولؐ کے
پھر آکے یاں لٹائیے دولت بتولؑ کے

بعد آپ کے رہے گا نہ کچھ زیست کا مزا
یکساں ہے پھر مدینہ ہو یا دشت کربلا
پھر واں وطن میں ہیں جد امجد کے اقربا (۱۱)
اور کربلا میں دشمن ناموس مصطفےٰ
واں غم میں جب حضور کے بے چین ہوئیں گے
دادی کی طرح جا کے بقیع میں روئیں گے

یہ سنتے ہی تڑپ گئے سلطان بحر و بر
گویا ہوئے کلیجے کو ہاتھوں سے تھام کر
بس اے سکینہؑ بس کہ تڑپنے لگا جگر (۱۲)
ہم جس بلا میں ہیں مری بی بی کو کیا خبر
ہم نے قبول مرگ نہیں کی ہے آپ سے
بی بی زمانہ پھر گیا بی بی کے باپ سے

www.emarsiya.com

کچھ بس نہیں ہے باپ کا اے مرے مہ لقا — کنبہ تمام قتل ہوا کچھ نہ ہو سکا
اصغرؑ نے تیر کھایا میں خاموش رہ گیا (۱۳) چارہ نہیں رہا کوئی اب مرگ کے سوا
بلوہ ہے چار سمت سے ابنِ بتولؑ پر
لے جاؤں کس طرح تمہیں قبرِ رسولؐ پر

بس صدقے جائے باپ نہ رو دو شالِ ابر — خیر النساء کی پوتی ہو لازم ہے تم کو صبر
سمجھاؤ دل کو بی بی اٹھانا بہت ہے جبر (۱۴) ہم کو تو بعدِ مرگ میسر نہ ہوگی قبر
تم دربدر پھرو گے مصیبت اٹھاؤ گی
منہ پر طمانچے کھاؤ گی بندی میں جاؤ گی

یہ کہہ کے تھرتھرانے لگے سبطِ مصطفٰےؐ — رونے لگا لگا کے کلیجہ سے خوب سا
پھر گود میں بہن کی دیا اور یوں کہا (۱۵) زینبؑ یہ ہے امانتِ مظلومِ کربلا
صدمہ اٹھائیو غم و ایذا اٹھائیو
پر اس کے حق سے ہاتھ نہ اپنا اٹھائیو

تم جانتی ہو اس سے ہے الفت مجھے کمال — رونے سے اس کے ہوگا میری روح کو ملال
ہوگا وہی جو مرضیٔ خلاقِ ذوالجلال (۱۶) پر آپ کو ملال کا اس کا رہے خیال
ہے پاس آپ کے یہ نشانی حسینؑ کی
راتوں کو اس سے کہنا کہانی حسینؑ کی

پاؤں پہ گر کے دخترِ زہراؑ نے یہ کہا — بیٹی کو بہن کے سپرد آپ نے کیا
مجھکو فقط حضور کے دم کا ہے آسرا (۱۷) سونپا کسی بہن کو بتاؤ بہن فدا
بیٹے بھی داغ دے گئے اکبرؑ بھی دے گئے
اب کون ہے جو آپ بھی تشریف لے گئے

لہ نسخہ سے :-
بی بی کی قید کیا ہمیں دل سے پسند ہے
پر کیا کریں کہ راہ مدینے کی بند ہے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

حضرت کے داغ کا متحمل جگر نہیں [۱۷] دیکھوں تمہاری لاش محال نظر نہیں
چھٹنا ہے تم سے مرنے میں کوئی ضرر نہیں [۱۸] حسرت یہ ہے اب آگے نکھے گی خبر نہیں
مانگوں دعا کہ آپ کے آگے ہلاک ہوں
رہ جائے پردہ بھائی جو پیوندِ خاک ہوں

بولے لرز لرز کے شہنشاہِ کربلا ہاں ہاں بہن یہ آپ کو باتیں نہیں روا
امت کی مغفرت نہیں مدِ نگاہ کیا [۱۹] وہ بات تم کو چاہیے خوش جس میں ہو خدا
الفت ہے اس قدر تمہیں اس دل ملول کی
امت ہے یاد اور نہ وصیت رسولؐ کی

بس اب مرے قدم سے سر اپنا اٹھائیے صبرِ جنابِ فاطمہؑ زہرا دکھائیے
جز شکر کوئی بات زباں پر نہ لائیے [۲۰] ہم رن کو جائیں آپ سوئے خیمہ جائیے
گو شدتِ ملال سے بن جائے جان پر
پر ہو دعائے بخششِ امت زبان پر

www.emarsiya.com

یہ کہہ کے سر بہن کا اٹھایا قدم سے آہ روئے کمال سینے سے لپٹا کے اپنے شاہ
بیویوں کے ساتھ پہنچ کے مابینِ خیمہ گاہ [۲۱] پھر زیبِ قاشِ زیں ہوئے شاہِ فلک پناہ
بیٹھا پسر جو خسرو رفرف سوار کا
پھر عرش پر دماغ تھا اس راہوار کا

کہتا تھا میں ہوں مرکبِ پیغمبرِ زماں میرے قدم کی گرد سے ہے ہفت آسماں
اصطبل لامکاں ہے چراگاہ ہے جہاں [۲۲] خورشید زیں، رکاب قمر، کہکشاں عناں
عرشِ بریں کا صحن ہے کاوے کے واسطے
لیکن کوئی جگہ نہیں دھاوے کے واسطے

بے شک یہ رخش ہے فلکِ نیک اختری ہے اس کی پشت پر قمرِ برجِ حیدری
سایے کو اس کے ظلِ ہما سے ہے برتری [۲۳] اور وقتِ سیرِ عرش براقِ پیمبری
رنگت بہارِ گل پہ گلِ نو بہار ہے
بو کی طرح دماغ ہوا پر سوار ہے

www.emarsiya.com

مثلِ عروسِ تازہ سراپا سجا ہوا　　پھولوں میں شاخِ گل کی طرح سے بسا ہوا
طیش و غضب میں آگ بگولہ بنا ہوا (۲۴) سرعت میں تھا نسیم سے کوسوں بڑھا ہوا
ہیکل کی چاند مہر سی ضو میں لڑے ہوئے
چاروں سموں میں چار مۂ نو جڑے ہوئے

توسن کی یہ ثنا بھی سنی ہوگی آج تک　　ضیغم کی بُو، غزال کی خو، برق کی چمک
سیاروں کی روانگی اور شعلوں کی لپک (۲۵) دریا کا غل، گھٹا کی گرج، رعد کی کڑک
روزِ ازل جو ربط یہ مجموعہ پا گیا
پھر روح بن کے حکمِ الٰہی سما گیا

پٹری جما کے چُست جو حضرت نے کی عناں　　مثلِ براق رخش ہوا پر ہوا رواں
زیرِ قدم زمیں تھی کبھی گاہ آسماں (۲۶) گہ عرش پر نگاہ تھی گہ سوئے لامکاں
رفعت ہر قدم پہ بڑھی گردِ راہ کی
کلغی بنی وہ خسروِ زریں کلاہ کی

www.emarsiya.com

نصرت پکڑ کے گوشۂ داماں زریں چلی　　تھامے ظفر رکابِ شہنشاہِ دیں چلی
بیرق اٹھا کے دوش پہ فتحِ مبیں چلی (۲۷) تائیدِ ذوالجلال یسار و یمین چلی
مڑ کر اشارہ کرتی تھی ہمت بڑھے چلو
چلاتا تھا نقیبِ جلالت بڑھے چلو

پرچم کشا ہوا جو نشانِ ورودِ شاہ　　انجم کا نام تھا نہ فلک پر نشانِ ماہ
سلطانِ خاوری کا گرا طرۂ کلاہ (۲۸) تھرا کے سرنگوں ہوئی کیواں کی بارگاہ
زہرہ کی سانس خوف سے سینے میں گھٹ گئی
ہستی کی فردِ دستِ عطارد سے چھٹ گئی

کبک و ہما کے شہپرِ پرواز گر پڑے　　اوجِ ہوا سے کانپ کے شہباز گر پڑے
ہر شاخِ گل سے مرغِ خوش آواز گر پڑے (۲۹) طاؤس بھولے رقص کا انداز گر پڑے
بلبل تڑپ رہی ہے پڑی کنجِ باغ میں
عنقائے عقل بیٹھا ہے چھپ کر دماغ میں

www.emarsiya.com

لرزاں ہیں دشت وکوہ پریشان انس وجاں   یکساں ہیں اضطرار میں طفل وجوانِ مُسن
کھیچے ہیں تھرتھرا کے زبانوں کے ممتحن (۳۰)   توبہ کرو گناہوں سے محشر کا ہے یہ دن
گردوں کے دور کا بھی عجب ہیر پھیر ہے
اب اور کیا ہے صور کے اڑنے کی دیر ہے

اس شان سے رواں تھا جگر بند مرتضٰی   ناگاہ پہنچا گنجِ شہیداں میں باد پا[۱]
دیکھا جو شہ نے لاشۂ ہمشکلِ مصطفٰی (۳۱)   روئے کمال اور یہ لاشے کو دی صدا
کیا نیزہ کھائے سینے پہ سوتے ہو چین سے
نو لاکھ کا مقابلہ ہے اک حسین سے

نسخہ اس شان سے رواں تھا جگر بند مرتضٰی   ناگاہ پہنچا گنجِ شہیداں میں باد پا[۲]
دیکھا جو شہ نے لاشۂ ہمشکلِ مصطفٰی (۳۲)   گر کر زمیں پہ لاشِ پسر کو یہ دی صدا
کیا نیزہ کھائے سینے پہ سوتے ہو چین سے
نو لاکھ کا مقابلہ ہے اک حسین سے

www.emarsiya.com

اٹھو ضعیف باپ کے پیارے مدد کرو   اے میری بیکسی کے سہارے مدد کرو
جاتے ہیں جہاں سے سدھارے مدد کرو (۳۳)   آخر ہوئے رفیق ہمارے مدد کرو
یہ کہہ کے غیر ہو گئی حالت جو شاہ کی
لاشِ پسر سے آئی صدا آہ آہ کی

---

[۱] اس بند کے اوپر مخطوطے میں یہ عبارت درج ہے: "اگر حال اختف بخواند ایں بخواند"

[۲] مخطوط میں لکھا ہے: "اگر اختف کا حال پڑھنا نہ پڑھنا ہو تو یہ بند پڑھے۔"
اس کے ساتھ یہ عبارت بھی ہے: "جوڑ۔ اگر اختف کا حال نہ پڑھے تو اس کے بعد یہ بند ۸ ورق کے بعد (یعنی بند ۶۹ کا) یہ مصرعہ پڑھے۔
"چلائی موت بڑھ کے صفِ بدخصال میں"

www.emarsiya.com

آئی صدائے غیب کہ بس اے امام دیں (۳۳) اٹھو پسر کی لاش سے اب موت ہے قریں
ناگہہ پرے جما کے بڑھے سب سپاہ کیں (۳۴) اور چاند فاطمہؑ کا ہوا زیب برج زیں
عرش بریں پہ شور نقیب ادب گیا
سر آسماں کا گرد سواری سے دب گیا

روتے ہوئے جواں سے بڑھے شاہ نامدار ناگاہ سمت قبلہ سے پیدا ہوا غبار
بولے فرس کو روک کے مولائے بے دیار (۳۵) دیکھیں حجاب غیر سے اب کیا ہو آشکار
پروا نہیں یگانہ ہو یا اپنا کہ غیر ہو
پر خاتمہ حسینؑ کا یارب بخیر ہو

صرصر نے جیب گرد کیا جب کہ تار تار رہوار تیز رو پہ نظر آیا اک سوار
صورت میں بدر حسن میں یکتائے روزگار (۳۶) شانے پہ ڈھال میان میں شمشیر آبدار
چالاک و چست زانوں میں رخش سمند تھا
مانند ہیرا [illegible] میں نیزہ وہ بلند تھا

www.emarsiya.com

جائے قبا وہ پہنے ہوئے جسم میں کفن کافور سے بسے ہوئے تھے صاف عضو تن
خوشبو سے جس کی دشت بنا غیرت چمن (۳۷) چتوں سے یہ عیاں تھا کہ ہے شیر صف شکن
تازی اڑائے آتا تھا غازی کی شان سے
نعرہ تھا یا حسینؑ کا جاری زبان سے

پہنچا جو وہ قریب امام فلک مقام بولا کہ السلام علیک ایہا الامام
بابا پہ اور آپ کے نانا پہ بھی سلام (۳۸) ماں باپ میرے تم پہ فدا اے شہ انام
تسلیم تو قبول کی اس خیر خواہ کی
لیکن بغور سر سے قدم تک نگاہ کی

رو کر کہا کہ کون ہے تو اے نکو شیم مظلوم کے سلام کو جو ہے ادب سے خم
اے شخص اب سلام کے قابل نہیں ہیں ہم (۳۹) آفت میں مبتلا ہیں اسیر غم و الم
چاروں طرف سے نرغۂ فوج غرور ہے
ہیں جاں بلب سلامتی اب ہم سے دور ہے

www.emarsiya.com

امت ہے یہ نبیؐ کی نبیؐ کا ہوں میں خلف — یہ جانب یزید میں اللہ کی طرف
دنیا میں محب ہیں دین کو کرتے ہیں یہ تلف (۴۰) — راہِ خدا میں دیتے ہے بندہ سر بکف
ان ظالموں کے ظلم کی کچھ انتہا نہیں
بچہ بھی چھ مہینے کا میرا بچا نہیں

ہوتا ہے تیرے حال سے ظاہر یہ سر بسر — سابق کے تو شہیدوں سے ہے اے نکو سیر
کی عرض اس نے ہاتھ کفن سے نکال کر (۴۱) — بے شک یونہی ہے اے جگرِ سیدالبشر
اخنف ہے نام خادمِ شاہِ سعید ہوں
اصحاب سے رسولؐ کے ہوں اور شہید ہوں

شہ بولے ترک قبر کی کیا وجہ کہو شتاب — کی عرض اشتیاق قدم بوسی جناب
لوں گا دوبارہ آج شہادت کا میں ثواب (۴۲) — اک دم ہوا نبیؐ کی جو خدمت میں باریاب
دیکھا کہ رنگ زرد ہے بے چین ہوتے ہیں
ہل جائے جیسے عرش خدا یوں وہ روتے ہیں

www.emarsiya.com

میں نے کہا فدا ہوں مرے مادر و پدر — کیسا سبب ہے کیا حضور جو روتے ہیں اس قدر
بولے تڑپ تڑپ کے شہنشاہِ بحر و بر (۴۳) — روح الامیں نے آکے ابھی دی ہے یہ خبر
پھر جائے گی حسینؑ سے امت رسولؐ کی
لوٹے گی کربلا میں کمائی بتولؑ کی

نرغے میں چار لاکھ کے گھر جائے گا حسینؑ — فاقے میں زخم تیر و سناں کھائے گا حسینؑ
سوکھی زباں ہر ایک کو دکھلائے گا حسینؑ (۴۴) — قطرہ نہ بہر فاتحہ کے پائے گا حسینؑ
میں جس گلے کو چومتا ہوں روز پیار سے
کٹ جائے گا یہ شمر کے خنجر کی دھار سے

جس سرزمیں پہ ہوگا بپا اکبر مرا تباہ — جبرئیل خاک واں کی مجھے دے گئے ہیں آہ
ہوگا فدا حسینؑ پہ جو [illegible] (۴۵) — وہ محسنِ خدا و نبیؐ ہے خدا گواہ
ہر چند مرتبہ ہے برابر شہیدوں کا
پر وہ ثواب پائے گا ستر شہیدوں کا

سن کر وقار فدیۂ مظلوم کربلا　مشتاق جاں نثاری حضرت کا دل ہوا
پھر اک جہاد پہ جو گئے شاہِ انبیاء[۴۶]　میں ہمرہ رکاب تھا اے سبطِ مصطفےٰ
اصحاب کام آئے بہت حربگاہ میں
بسمل یہ باوفا بھی ہوا حق کی راہ میں

آئے جو نانا آپ کے خادم کی لاش پر　زانو پہ رکھا بندہ نوازی سے میرا سر
فرمایا آرزو ہو جو تیری، بیاں کر[۴۷]　آہستہ میں نے عرض کی اے سیّد البشر
صدقہ ہوا حضور پہ رتبہ بڑا ملا
بر آئے آرزوئے دلی مدعا ملا

پر ایک آرزو ہے یہ اے فخرِ انبیاء　اک دن بیاں کیا تھا یہ حضرت نے برملا
ہوئے گا کربلا میں جو شبیر پر فدا[۴۸]　نشترِ شہیدوں کا اسے حق دے گا مرتبہ
گر یہ شرف حضور کا خادم نہ پائے گا
مرقد میں [illegible] مجھے حسین آئے گا

مانگو دعا خدا سے یہ اے فخرِ مرسلیں　مژدہ مرا مثالِ امانت رکھے خدا
پر کربلا میں جبکہ لٹے بوستانِ دیں[۴۹]　اور غرقِ خوں میں مہرِ نبوت کا ہو نگیں
قدرت سے زندہ بندہ کو اس دم خدا کرے
جانِ نبیؐ پہ جان یہ خادم فدا کرے

سن سن کے میری حسرتِ دل شاہِ انبیاء　روئے کمال اور یہ خالق سے کی دعا
بر لائیو حسین کی خاطر یہ مدعا[۵۰]　حضرت دعا میں تھے کہ مرا دم نکل گیا
رتبے پہ رتبہ بعدِ شہادت دیا مجھے
مولا نے اپنے ہاتھ سے مدفون کیا مجھے

میں سو رہا تھا چین سے مرقد کے درمیاں　اس وقت اک ملک نے ندا دی یہ ناگہاں
اٹھ جلد نکل مزار سے محشر ہوا عیاں[۵۱]　ہاں دشتِ نینوا کی طرف جلد ہو رواں
آخر ہوئی سپاہ شہ تشنہ کام کی
نوبت ہے اب حسین علیہ السلام کی

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

سنتا تھا یہ کہ قبر سے نکلا میں بے قرار — اور قبر سے نکل کے ہوا رخش پر سوار
رہبر جو ہر قدم ہوئی تائید کردگار (۵۲) — حاضر ہوا حضوریِ مولا میں جاں نثار

شکر خدا تو زندہ تو پایا امام کو
حکم جہاد دیجئے اب اس غلام کو

کہنے لگے یہ سن کے شہنشاہِ کربلا — اک بار چکھ چکا ہے شہادت کا تو مزا
پھر جا لحد میں جبیں سے سو اجر ہو چکا (۵۳) — کی عرض اس نے اے پسرِ شاہِ لافتا

سَو بار قتل ہو کے جو زندہ غلام ہو
پھر بھی کہے یہ دل کہ فدائے امام ہو

پہلے جو میں شہید ہوا یہ مزا کہاں — وہ دشتِ جنگ تھا یہ کربلا کہاں
خاک اس زمیں کی خاکِ شفا تھی کہاں (۵۴) — پیغمبرِ خدا پہ یہ جور و جفا کہاں

ان کو پیمبری کے شرف سب حصول تھے
بے آپ کے [illegible] تھے

حضرت نے سر جھکا کے کہا جو تری رضا — اللہ حافظ اور ترا حامی ہو کبریا
تسلیم آخری کو ہوا خم وہ باوفا (۵۵) — اور مثلِ شیرِ لشکرِ روباہ بڑھا

کھینچی جو تیغ حشر کے ساماں عیاں ہوئے
پتلی کی طرح پردوں میں مردم نہاں ہوئے

چمکی جو ناریوں پہ نکل کر وہ شعلہ بار — ہر نخلِ قد میں آگ لگی صورتِ چنار
جلنے لگے جو قلب و جگر بھی کباب وار (۵۶) — عنقائے جاں بدن سے اڑا ہو کے بے قرار

پر اس کے شعلے سے نہ پروں کو مفر ملا
چھپنے کو آشیانۂ قعرِ سقر ملا

آنکھوں میں آئی پلکوں کی چلمن کو کاٹ کے — شہ رگ کا خوں پی گئی گردن کو کاٹ کے
سینے سے لیٹی بکتر و جوشن کو کاٹ کے (۵۷) — راکب کو پھینکا خاک پہ توسن کو کاٹ کے

منہ میں گئی تو قطعِ زباں اس کا کام تھا
پھر ہونٹ تھے نہ منہ نہ زباں تھی نہ کام تھا

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

بجلی سی شکل صاف صفوں پر تڑپ گئی　　مثلِ عقاب طائرِ جاں پر لپک گئی
بسمل کے رقص کرنے پہ یہ خود پھڑک گئی　　پہنچی جو سر کے پاس تو گردن سرک گئی (۵۸)
بگڑی جو بے دلوں پہ سواروں پہ بن گئی
آگ اس کے دم سے رن میں ہزاروں پہ تن گئی

اختف کی حرب و ضرب سے گھبرائے روسیاہ　　نزدیک تھا کہ دور ہو میدان سے سپاہ
لیکن کہاں یہ ایک کہاں لاکھ کینہ خواہ　　اس پر بھی ہوش کھو دیے سب کے خدا گواہ (۵۹)
جب راہِ کبریا میں نیا زخم کھاتے تھے
زخموں کی طرح عضوِ بدن مسکراتے تھے

تیغ و سنان و نیزہ سے سب جسم تھا فگار　　لیکن نہ ہاتھ رکتا تھا نہ تیغ آبدار
کہتا تھا جان، جانِ پیمبر پہ ہے نثار　　آخر کہاں تلک نہ رہی تابِ کارزار (۶۰)
پیہم جو زخم کھائے تن چاک چاک پر
بس یا حسین کہہ کے گرا فرشِ خاک پر

www.emarsiya.com

گرتے ہی قاشِ زیں سے دلاور گذر گیا　　لاشہ پہ روتا بادشہ بحر و بر گیا
کہتے تھے یہ شہید عجب کام کر گیا　　مر کر ہوا یہ زندہ یہاں آ کے مر گیا (۶۱)
دوہرے شرف ہیں اس کے حسینی سپاہ میں
دو بار یہ شہید ہوا حق کی راہ میں

یہ کہہ کے لاش رن سے اٹھا لائے شاہِ دیں　　آئی ندا کہ اختف دیندار آفریں[1]
ناگہہ پرے جما کے بڑھا لشکرِ لعیں　　اور چاند فاطمہ کا ہوا زیبِ برجِ زیں (۶۲)
عرشِ بریں پہ شورِ نقیب ادب گیا
سرِ آسماں گردِ سواری سے دب گیا

دہشت سے پھر زمین ہلی آسماں ہلے　　تھرائے پھر مکینوں کے دل پھر مکاں ہلے
پھر شش جہت لرز گئے پھر دو جہاں ہلے　　پھر تھرتھرائی فوج کے دل پھر نشاں ہلے (۶۳)
پھر وحشیوں نے جھاڑیوں میں سر جھکا لیے
پھر طائروں نے پہلوؤں میں پر چھپا لیے

---

1. اس بند کے پہلے چار مصرعے بند ۳۲ میں درج ہو چکے ہیں۔ یہاں غلطی سے تکرار ہوئی ہے۔

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

پھر پھول ڈر کے صورتِ غنچہ سمٹ گئے   شاخوں سے کانپ کانپ کے پتے لپٹ گئے
کانپا بنے یہ خوف سے شمشاد گھٹ گئے (۶۴)   پھر عندلیب کے جگر و دل الٹ گئے
پھر موسمِ بہار کی رنگت خزاں ہوئی
نکہت کی طرح پھولوں میں رنگت نہاں ہوئی

پھر فوج بشان و شوکت و جاہ و حشم بڑھی   پھر فتح چومتی ہوئی تیغِ دو دم بڑھی
پھر دوش پر لئے ہوئے نصرت علم بڑھی (۶۵)   پھر موت سوئے لشکرِ جور و ستم بڑھی
قہر و جلال دیکھ کے شاہِ شہید کا
ہیبت سے دل الٹ گیا فوجِ یزید کا

مطلع — آمد ہے بوستانِ اجل میں بہار کی   کلیں قضا ہے باغچۂ روزگار کی
لشکر میں بند رہی ہے ہوا ذوالفقار کی (۶۶)   اک ضرب میں اجل ہے برابر ہزار کی
فوجِ ستم سے شہ کی سواری قریب ہے
فصلِ خزاں سے بادِ بہاری قریب ہے

www.emarsiya.com
ہیبت سے ہل رہی ہے زمیں آسماں تمام   [illegible] سروں سے جسم [illegible] کی لغزش میں ہیں قدم
و چلا رہی ہے موت کہ دنیا ہے کوئی دم (۶۷)   توبہ کرو جفاؤں سے اے بانیِ ستم
آمد ہے رن میں سبطِ رسولِ قدیر کی
اور تیغ ہے کمر میں جنابِ امیر کی

یہ تیغ وہ ہے جس سے کہ لشکر الٹ گئے   چہروں کے پرزے ہو گئے دفتر الٹ گئے
دل ستمگروں کے صورتِ خیبر الٹ گئے (۶۸)   یہ کیا ہے کافروں کے مقدر الٹ گئے
جب کھنچ کے یہ مڑی ہے کسی سے رکی نہیں
سر آسماں کے جھک گئے پر یہ جھکی نہیں

چلا رہی ہے موت صفِ بد خصال میں   روباہو! بھاگو آتا ہے ضیغم جلال میں
غالب ہے تم سبھوں پہ یہ جنگ و جدال میں (۶۹)   خیبر شکن کا زور ہے زہرا کے لال میں
تلوار ہے کہ قدرتِ پروردگار ہے
یہ اور کوئی تیغ نہیں ذوالفقار ہے

یوں بڑھ کے کر رہی تھی اجل فوج سے کلام ۔۔۔ جو آئے بادپا کو اڑاتے ہوئے امام
کوفی لرز لرز گئے تھرائے اہلِ شام [۴۰] ۔۔۔ جھک جھک گئے نشانِ ضلالت پئے سلام
بھاگے جو منہ چھپا کے لعیں منہ کے بھل گرے
بھولے یہ پاؤں چلنے میں تیغوں کے پھل گرے

اس درجہ بد حواس ہوا لشکرِ عمر ۔۔۔ تلوار بائیں ہاتھ میں داہنے میں تھی سپر
بندِ سپر سمجھ کے لگے کھولنے کمر [۴۱] ۔۔۔ خنجر کماں میں جوڑتے تھے تیر جان کر
افسوس کر رہے تھے زد و کشت کے عوض
برچھی دہن میں رکھتے تھے انگشت کے عوض

مضطر تھی اس طرح سے سپاہِ زبوں شیم ۔۔۔ جو روک کر عناں یہ پکارے شہِ امم
تم لوگوں میں امانتِ محبوبِ حق تھے ہم [۴۲] ۔۔۔ پر حیف تم نے رحم کے بدلے کیا ستم
سمجھے حقیر آلِ رسولؐ قدیر کو
پہلے کیا شہید جنابِ امیرؑ کو

www.emarsiya.com

زہرِ دغا سے ٹکڑے پھر اس کا جگر کیا ۔۔۔ ماں باپ کی طرف سے جو افضل نسب میں تھا
یعنی حسنؑ امامِ زماں سبطِ مصطفاؐ [۴۳] ۔۔۔ مہماں بلا کے لوٹ لیا آج گھر مرا
کاٹے نہال تم نے علیؑ و بتولؑ کے
اب مستعد ہو قتل پہ سبطِ رسولؐ کے

لو اب بھی باز آؤ نہ جور و جفا کرو ۔۔۔ مہماں کے قتل کرنے سے شرم و حیا کرو
خوفِ خدا، لحاظِ رسولِؐ خدا کرو [۴۴] ۔۔۔ دنیا کے واسطے نہ مرا سر جدا کرو
بیکس ہوں بے دیار ہوں یارو پناہ دو
ترک و حبش کو یاں سے چلا جاؤں راہ دو

لو اب نہ روحِ فاطمہؑ کو خلد میں رلاؤ ۔۔۔ سیّد پہ بے وطن پہ مسافر پہ رحم کھاؤ
تھوڑا مجھے ستایا ہے بس بس نہ اب ستاؤ [۴۵] ۔۔۔ پیاسا ہوں یارو پیاسا ہوں پانی مجھے پلاؤ
گلشن قلم کیا مرے نانا رسولؐ کا
کاٹو نہ اب چھری سے کلیجہ بتولؑ کا

www.emarsiya.com

بولے عدو کو جاہ و جلالت دکھا چکے　　کیوں اے حسینؑ زورِ شجاعت دکھا چکے
تیغِ علیؑ کی برش و ضربت دکھا چکے (۶)　　بس بس بہت زبان کی طاقت دکھا چکے
دو باتوں میں ہے فیصلہ یا تیغ لیجیے
یا ہاتھ ہم کو واسطے بیعت کے دیجیے

یہ سن کے تیغ ابروئے اقدس میں بل پڑا　　پنجہ میانِ قبضۂ سیفِ اجل پڑا
رومیِ روز پردۂ شب سے نکل پڑا (۷)　　یا ناریوں پہ آگ کا دریا ابل پڑا
خطِ صبح کا لفافۂ شب سے بدر ہوا[1]
لشکر سیاہ کاروں کا زیر و زبر ہوا

چمکا ہلال تیغ دوپیکر ادھر اُدھر　　بھاگے ملک فلک سے لرز کر ادھر اُدھر
جن خاک میں چھپانے لگے سر ادھر اُدھر (۸)　　سیمرغ نے سمیٹ لیے پر ادھر اُدھر
ہستی لرز کے پہلوئے اعدا سے ہٹ گئی
ڈر کر اجل جو بھاگی صفوں سے لپٹ گئی

www.emarsiya.com

صف صف لپک کے جو وہ شعلہ رو گئی　　بجھ پیش ناریوں کی نہ پھر جستجو گئی
چل کر ہوئی جو سرد شرارت کی خو گئی (۹)　　دوزخ کو روح لے کے ہر اک آرزو گئی
قلب و جگر جو اس کی شرارت سے جلتے تھے
سینے سے بدلے سانس کے شعلے نکلتے تھے

نہرِ فرات اس کی روانی سے رہ گئی　　بجلی تڑپ کے شعلہ فشانی سے رہ گئی
نارِ سقر بھی گرم زبانی سے رہ گئی (۱۰)　　بجھ بجھ کے آگ تیغ کے پانی سے رہ گئی
آئی سرِ سحاب جو یہ جھوم جھوم کر
مانگی پناہ اس نے قدم چوم چوم کر

---

[1] نسخہ — نخل تھا عجیب تیغ دوسر کے جلال میں
ہے آسماں کے آج عیاں دو ہلال ہیں

www.emarsiya.com

اس کی ہوا نسیم سحر سے جو لڑ گئی — برق خزاں بہارِ گلستاں پہ پڑ گئی
رنگت گلوں کی غنچوں کی صورت بگڑ گئی (۹۱) ہو کر خجل بلندیٔ شمشاد گڑ گئی
آنکھوں میں عندلیب کے گل خار ہو گئے
اور سرو قمریوں کے لئے دار ہو گئے

دریا پہ قہر سی جو یہ سیلِ فنا گئی — مچھلی تڑپ کے جانب تحت الثریٰ گئی
کشتیٔ فلک بھی تلاطم میں آ گئی (۹۲) تڑپی وہ اس قدر کہ صدف تھرتھرا گئی
دریا پہ آبِ تیغ کا یہ خوف چھا گیا
موتی کی آب بن کے صدف میں سما گیا

جس نور سے ستاروں میں ہے آفتاب فرد — جس رنگ سے ہے سامنے گلوں میں گلاب فرد
تیغوں میں ہے یہ سیفِ جلالت مآب فرد (۹۳) جوہر ہے فرد دھار ہے فرد آب و تاب فرد
انساں کیا ہے دیو کو دو ٹکڑے کرتی ہے
[illegible] اترتی ہے

www.emarsiya.com

وحش و طیور و حور و ملک دوزخ و جناں — بارہ بروج شمس و قمر نجم و آسماں
دشت و جبال و معدن و صحرا و بوستاں (۹۴) نار و تراب و آب و ہوا قوم انس و جاں
سب کی بنی تھی جان پہ اس قتلِ عام سے
تن کانپتے تھے ضربتِ تیغِ امام سے

تیغ دو رخ میں تھی پر ادائے بھی خوشتر و دلپذیر — مشرق میں مہر غرب کے اندر مہِ منیر
جوہر میں فرد رخ کی صفائی میں بے نظیر (۹۵) خونریز جاں ستاں و جگر سوز و قلب گیر
خم خم میں تھی ہلالِ فلک سے بڑھی ہوئی
کھینچنے میں تھی یہ قوس قزح سے چڑھی ہوئی

نعرہ تھا قہر و طیش میں ہر بار وار پر — کٹتے ہیں سر جنوں کے فرشتوں کے ہیں پر
دنیا کفر پھونک دی میں نے اکھاڑ کر (۹۶) آگے مرے ہیں دیو کے اعضا خیار تر
دریائے خوں بہے ہیں رواں میرے آب سے
رکتی نہیں ہوں میں سپہرِ آفتاب سے

www.emarsiya.com

یہ کہہ رہے تھے قہر و غضب میں وہ لالہ فام[۱] جو یک بیک ہوا ہوئی فوجِ امیرِ شام
ننگ اپنا سمجھے ان کا تعاقب شہِ امام (۸۷) سائے میں اک درخت کے کر گیا وہ شام
گو قہر سے تھی شہ کی کریمی بڑھی ہوئی
پر تیغ تھی کھنچی ہوئی تیوری چڑھی ہوئی

رکنا تھا تیغ کا جو سمٹ آئی پھر سپاہ آمادۂ جدال بڑھی سب وہ روسیاہ
دہنی طرف کو آگے ہوئے حملہ ور جو شاہ (۸۸) اک دم میں کجرووں کو بتائی عدم کی راہ
شعلہ فشاں تھی تیغ دو پیکر سپاہ میں
یا برق کوندتی تھی وہ ابرِ سیاہ میں

اونچی ہوئی تو نوکِ سناں لے کر اڑ گئی کیسی سناں یہ زاغ کماں لے کے اڑ گئی
سوزار کے لبوں کا نشاں لے کے اڑ گئی (۸۹) خنجر جو منہ چڑھا تو زباں لے کے اڑ گئی
جب تک نہ یہ ملی تھی گلے کا گلا رہا
جب یہ گلے ملی نہ گلے نے گلا رہا

ماہی کے سر پہ تھی گاہ سرِ آسماں پہ تھی گاہ زمیں کی خاک پہ گہ کہکشاں پہ تھی
گہ ابر و رعد پر کبھی برقِ طپاں پہ تھی (۹۰) دوشِ ہوا پہ تھی کبھی آبِ رواں پہ تھی
شعلہ فگن تھی گہہ کرۂ زمہریر پر
مہرِ منیر پر کبھی بدرِ منیر پر

کیا کیا ہنر یہ تیغِ دو پیکر نہ رکھتی تھی قالب میں روح جسم پہ یہ سر نہ رکھتی تھی
عنقا کی طرح پاؤں زمیں پر نہ رکھتی تھی (۹۱) پر فضلِ حق سمجھئے کہ یہ پر نہ رکھتی تھی
چار آئینہ بدن میں برابر پگھلتے تھے
لوہے کی یہ گرمی تھی کہ پتھر پگھلتے تھے

اس لیلیٰ ظفر کی اداؤں کا تھا یہ حال مجنوں وہ بن گیا جسے دکھلا دیا جمال
کیا ناز تھا کہ مل کے گلے سے کیا ہلال[۲] (۹۲) شیریں ادا پہ غش ہوئی ایسی چلی یہ چال
دشتِ عدم کو ڈر کے ختن سے ہرن گئے
مجنوں کی طرح شیر بھی دیوانے بن گئے

۱؎ ن ۔ برسا رہی تھی خون کا مینہ یوں وہ لالہ فام
۲؎ نسخہ ۔ نہال

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

آئی تڑپ کے گنبدِ مغفر گرا گئی ہاتھوں سے دستانے برابر گرا گئی
چار آئینے کو کاٹ کے جوہر گرا گئی (۹۳) پرزے اڑا کے جسم کے بکتر گرا گئی
جب تک کھلا نہ قلعۂ جوشن کھڑی رہی
کڑیاں زرہ کی نرم ہوئیں یہ کڑی رہی

لائے نہ تاب جنگ ستمگر ہوئے فرار کیا بے حیا تھی فوج یزید ستم شعار
آ کر وہیں کھڑے ہوئے پھر شاہِ نامدار (۹۴) مہلت ملی تو جمع ہوئے پھر وہ نابکار
صف صف بڑھے وہ تیغ و سناں تولتے ہوئے
حضرت چلے ادھر سے صفیں رولتے ہوئے

آیا نظر جوان میں ہجوم سپاہِ شام اٹھی برائے جائزہ تیغِ ظفر نیام
بے مثل پہلوان نظر ہی ہو گئے تمام (۹۵) چہروں سے خط و خال لیے دفتروں سے نام
زیر و زبر پیادے تھے برہم رسالے تھے
بس یک قلم پرے کے پرے کاٹ ڈالے تھے

جس سمت آئی تیغوں کے بازو قلم کئے جو تیرہ سر تھے ان کے سرِ اوّل قلم کئے
تیروں کے دستے نیزوں کے جنگل قلم کئے (۹۶) ڈھالوں کے پھول برچھیوں کے پھل قلم کئے
چار آئینوں میں عکس کی صورت سما گئی
پیکر بدن میں چار عناصر کو کھا گئی

تیغ دو دم کے سایے میں تھی برق کی سرشت جل جل کے خاک ہو گئی ہر عدو کی کشت
حاضر ہوئے جو ضرب سے اس کے عدوئے زشت (۹۷) بھاگے سقر کو پشت کئے جانبِ بہشت
میداں سے پھر فرار جو چھوٹے بڑے ہوئے
پھر کر اسی شجر کے تلے سب کھڑے ہوئے

سرّ الشہادتین میں آگے ہے یوں لکھا اک نامہ آسمان سے آیا بصد ضیا
اور ہاتھ پر حسینؑ کے رونق فزا ہوا (۹۸) کھولا جو اپنے قتل کا محضر نظر پڑا
واضح ہوا یہ شاہ پہ بین السطور سے
لکھا ہے پشت نامہ پہ کچھ خطِ نور سے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

مطلع ۔ جب صرف کارزار امام زماں ہوئے ۔ تیغ دو دم سے خون کے دریا رواں ہوئے
روحوں کے سوئے نار رواں کارواں ہوئے (۹۹) زیر و زبر زمیں ہوئی خم آسماں ہوئے

شعلہ فشاں تھی تیغ دو پیکر سپاہ میں
یا برق کوندتی تھی وہ ابرِ سیاہ میں

مصروف تھے جہاد میں یوں شاہِ کربلا ۔ اک نامہ آسمان سے آیا بصد ضیاء
اور ہاتھ پر حسین کے رونق فزا ہوا (۱۰۰) کھولا جو اپنے قتل کا محضر نظر پڑا

واضح ہوا یہ شاہ پہ بین السطور سے
لکھا ہے پشت نامہ پہ کچھ خط نور سے

کیا دیکھتے ہیں نامہ الٹ کر شہ امم ۔ مضمون تو یہ خامۂ قدرت سے ہے رقم
شبیر اپنے عز و شرف کی ہمیں قسم (۱۰۱) زہرا سے بھی زیادہ تجھے چاہتے ہیں ہم

یہ مہر ہے ہماری یہ محضر تمہارا ہے
اب شوق زیست ہے کہ شہادت گوارا ہے

www.emarsiya.com

راہِ خدا میں آج اگر سر نہ دیجیے ۔ تو چاک اپنے خون کا محضر نہ کیجیے
راضی ہے حق کہ جام شہادت نہ پیجیے (۱۰۲) نصرت میں بھیجتا ہوں کمک مجھ سے لیجیے

حاصل ہو فتح اور تمہیں رنج و الم نہ ہو
رتبہ جو ہے تمہارا وہ اک ذرہ کم نہ ہو

سر دینے کی جو دل میں تمہارے امنگ ہے ۔ پھر کس لئے یہ غیظ ہے یہ طرز جنگ ہے
شبیر آج تیغ زنی کا وہ رنگ ہے (۱۰۳) افواجِ یزید کیا ہے کہ دل سب کا تنگ ہے

بس رو چکے نیام میں صمصام کیجیے[2]
اب آئیے بہشت میں آرام کیجیے

---

۱ یہ بند نسخے کے طور پر دوبارہ درج ہوا ہے۔

۲ نسخہ ۔ بس رو چکے جلال و شجاعت دکھا چکے
آؤ ہمارے پاس اذیت اٹھا چکے

www.emarsiya.com

تھرا گئے یہ سنتے ہی مظلومِ کربلا پیچیدہ کر کے نامہ ہوا میں اڑا دیا
بیساختہ نیام میں کی تیغِ مرتضےٰ[۱۰۴] پھر یوں زبانِ حال سے کی رو کے التجا
بندوں کا پردہ پوش خدائے جلیل ہے
امیدوارِ عفو یہ عبدِ ذلیل ہے

شاہی کی اب ہوس ہے نہ لشکر کا اشتیاق صغرا کا اشتیاق نہ اب گھر کا اشتیاق
بس ہے تو وصلِ خالقِ اکبر کا اشتیاق[۱۰۵] بچپن سے اس گلے کو ہے خنجر کا اشتیاق
تیرا مطیع ہو کے نہ سر کو فدا کروں
محضر پہ مہر کر کے نہ وعدہ وفا کروں

صدیقہ ماں ہے صادق الاقرار ہے حسینؑ مرنے پہ جان دینے پہ تیار ہے حسینؑ
شرمندہ آپ کھینچ کے تلوار ہے حسینؑ[۱۰۶] پر اب ترے کرم کا سزاوار ہے حسینؑ
جو جو ستم کریں یہ ستمگر اٹھاؤں گا
محرابِ تیغ میں سرِ طاعت جھکاؤں گا

www.emarsiya.com

جو ظلم آج مجھ پہ ہوئے انتہا نہیں شکوے سے پر زبان مری آشنا نہیں
بیٹا جوان مر گیا ماتم کیا نہیں[۱۰۷] بازو کے شانے کٹ گئے پر کچھ کہا نہیں
بس اب تمام زندگیِ بے ثبات ہے
ہنگامِ ذبح شرم مری تیرے ہات ہے

یوں ملتجی تھے حق سے امامِ فلک وقار جو آئی چار سمت سے پھر فوجِ بد شعار
دیکھا کہ ہے نیام میں حیدر کی ذوالفقار[۱۰۸] جرأت ہوئی ہر ایک نے بڑھ کر لگایا وار
راہِ خدا میں شاہ نے سب کو بھلا دیا
جب زخم کھایا شکر کیا مسکرا دیا

مارا کسی نے گرز جو سر پر کہا کہ شکر دل پر لگا جو نیزہ تو غش پر کہا کہ شکر
گذرے جو تیر سینے سے باہر کہا کہ شکر[۱۰۹] تیغیں لگیں جو منہ پہ برابر کہا کہ شکر
سنبھلا گیا نہ خانۂ زیں پر امامؑ سے
غش کھا کے گر پڑے فرسِ تیز گام سے

اور اُشتُو الحسینؑ کا اعدا میں غل ہوا

آیا قریب شاہ کے تب شمرِ بے حیا

اس شور سے لرز گئی ناموسِ مصطفیٰؐ [110] گھبرا کے نکلی خیمے سے زینبؑ برہنہ پا

اک اک سے پوچھتی تھی نواسی رسولؐ کی

باقی ہے یا اجڑ گئی بستی بتولؑ کی

اے مصطفیٰؐ کی گود کے پالے کہاں ہے تو اے مرتضیٰؑ کے گھر کے اجالے کہاں ہے تو

اے فاطمہؑ کے گیسوؤں والے کہاں ہے تو [111] آ کر بہن گلے سے لگالے کہاں ہے تو

اکبرؑ کے پاس یا علی اصغرؑ کے پاس ہو

یا نہرِ علقمہ پہ برادر کے پاس ہو

اے آلِ مصطفیٰؐ کے سہارے جواب دے اے تین دن کے پیاس کے مارے جواب دے

اے عرشِ کبریا کے ستارے جواب دے [112] اے بھائی سرپرست ہمارے جواب دے

آواز دو بہن کو برادر کدھر گئے

جیتے ہو بھائی جان کہ جی سے گذر گئے

بھائی کو جب پکارتی تھی زینبِ حزیں ہلتا تھا آسماں لرز جاتی تھی زمیں

ناگاہ پہنچی حضرتِ شبیرؑ کے قریں [113] دیکھا کہ خاک پر ہیں پڑے غش میں شاہِ دیں

سینے پہ شہ کے شمرِ ستمگر سوار ہے

حلقوم سے ملی ہوئی خنجر کی دھار ہے

تھرا گئی یہ دیکھ کے وہ غم کی مبتلا منہ پیٹ کر یہ شمرِ ستمگر کو دی صدا

بے فکر جس کے قتل کی ہے تجھ کو بے حیا [114] وہ پارۂ جگر ہے علیؑ و بتولؑ کا

للہ رحم کر کہ کئی دن کا پیاسا ہے

پیاسا ہے اور تیرے نبیؐ کا نواسا ہے

اے شمر کیا تجھے نہیں خوفِ اللہ ہے سید ہے بے دیار ہے اور بے گناہ ہے

ہم بیکسوں کا بس یہی پشت و پناہ ہے [115] بعد اس کے خاندانِ رسالت پناہ ہے

ظالم ظلم نہ کر شہِ دلگیر کا گلا

بھائی کے بدلے کاٹ لے ہمشیر کا گلا

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

منظور یہ نہ ہو جو تجھے اے ستم شعار   مہلت دے اتنی تو ہمیں اب بہرِ کردگار
صدقے ہوں گرد بھائی کے سر کے میں ستا بار (۱۱۶)   بوسونگھوں اور چوموں گلے کو میں دلفگار
چھاتی لگاؤں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
آنسو چھڑک کے ہوش میں لاؤں حسینؑ کو

بے سایہ دھوپ میں ہے جگر بند مرتضیٰؑ   اے شمر گر کہے تو کروں سایۂ ردا
مہلت دے کچھ کہ ہے دمِ آخر حسینؑ کا (۱۱۷)   کچھ باتیں کرے بھائی سے یہ غم کی مبتلا
بھائی بہن میں حرف و حکایات ہوئے گی
بچھڑی جو اب تو پھر نہ ملاقات ہوئے گی

خلد بریں سے فاطمہؑ آئے تو ذبح کر   بیٹے کو ماں گلے سے لگائے تو ذبح کر
پیاسے کو تھوڑا پانی پلائے تو ذبح کر (۱۱۸)   بے کس افاقہ غش سے جو پائے تو ذبح کر
تم جاؤ ابھی کہ سینے میں دل بے قرار ہے
میں پھر کے جاؤں خیمے میں پھر اختیار ہے

www.emarsiya.com

یہ کہکے دل جو فرطِ قلق سے الٹ گیا   سر پیٹی اس قدر کہ قیامت ہوئی بپا
غش میں سنی جو شاہ نے ہمشیر کی صدا (۱۱۹)   کھولی جو آنکھ دیکھا غضب کا یہ ماجرا
سینے پہ شمر بیٹھا ہے خنجر لئے ہوئے
زینبؑ کھڑی ہے چاک گریباں کئے ہوئے

تغیر گو تھی حالتِ مظلومِ کربلا   غیرت سے بند بند مگر تھرا گیا
رو کر کہا کہ اے جگر اشرف النساء (۱۲۰)   بھائی کے جیتے جی یہ بہن تم نے کیا کیا
سر ننگے آئی ہو سپہ نابکار میں
ماں کا چلن بھلا دیا بھائی کے پیار میں

وہ بولی صدقے جاؤں نہیں کچھ مری خطا   جب اقتلوا الحسینؑ کی میں نے سنی صدا
بے اختیار ہو کے میں نکلی برہنہ پا (۱۲۱)   فرمایا شہ نے خیر جو ہونا تھا وہ ہوا
مصروف اب حسینؑ ہے یادِ الٰہ میں
جاؤ ہمارے سر کی قسم خیمہ گاہ میں

www.emarsiya.com

زینبؑ ادھر پھری ادھر آفت ہوئی بپا خنجر سے بوسہ گاہِ پیمبرؐ ہوئی جدا
بیکس نے منہ پھرایا تو محشر نظر پڑا (۱۳۲) تھراتی تھی زمین فلک کو ہے زلزلا
ریتی پہ لوٹتا ہے پڑا پیکرِ حسینؑ
اور ہاتھ میں ہے شمرِ لعیں کے سرِ حسینؑ

سر پیٹنے لگی جگرِ شیرِ ذوالجلال ڈیوڑھی پہ تھی کھڑی ہوئی سب مصطفیٰؐ کی آل
حیران تھی کہ دیکھئے ہوتا ہے کیا مآل (۱۳۳) بولی تڑپ کے ماں سے سکینہؑ بصد ملال
سر پیٹتی ہیں آنکھوں سے آنسو بہاتی ہیں
بابا کی خیر ہوئے پھوپھی روتی آتی ہیں

یہ کہکے وہ بڑھی تو یہ زینبؑ نے دی صدا لو گود میں رہو پئے خلاقِ دوسرا
اب کوئی دم میں دربدری کا ہے سامنا (۱۳۴) لٹ جائیں گے خیامِ شہنشاہِ کربلا
پردیس میں نصیب ہمارا لٹ گیا
بی بی تمہارے باپ کا سر تن سے کٹ گیا

دیکھو سرِ سناں جو وہ سر ہے [illegible] یہ سر [illegible] اے عاشقِ پدر
بے سر بدن پڑا ہے جو وہ ریگِ گرم پر (۱۳۵) وہ لاشۂ حسینؑ ہے اے سوختہ جگر
پردیس میں تباہ ہمیں کر گئے حسینؑ
ہم بے نصیب جیتے رہے مر گئے حسینؑ

سر پیٹی دونوں ہاتھوں سے وہ غم کی مبتلا منہ لاشۂ شہدار کی طرف کرکے یوں کہا
ہے ہے سکینہؑ ہو نہ گئی آپ پر فدا (۱۳۶) پانی بھی وقتِ ذبح ملا یا نہیں ملا
امت نے کچھ نبیؐ کا نہ پاس و ادب کیا
ہے ہے مجھے یتیم کیا کیا غضب کیا

مرضی ہو گر حضور کے لاشے پہ آؤں میں پھر پھر کے گرد لاش کے چھاتی لگاؤں میں
بالینِ لاش بیٹھ کے آنسو بہاؤں میں (۱۳۷) دل پر جو کچھ گذرتی تھی تم کو سناؤں میں
تقصیر بخشواؤں میں رو رو کے لاش سے
مر جاؤں پھر لپٹ کے تنِ پاش پاش سے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

کیا کہہ رہی ہوں سنتے ہو بابا جواب دو آؤں نہ آؤں لاش پہ مولا جواب دو
اصغر کا صدقہ اے شہِ والا جواب دو (۱۲۸) کیا کچھ خفا ہو لونڈی سے آقا جواب دو
آخر وہی میں عاشقِ شاہِ مدینہ ہوں
لوگو وہی میں نازوں کی پالی سکینہؑ ہوں

یہ کہہ کے دوڑی جانبِ مقتل وہ نوحہ گر چلائی ماں لپٹ کے کہ بی بی کدھر کدھر
آتی ہے لوٹنے کے لئے فوجِ بد گہر (۱۲۹) آؤ ہماری گود میں اے عاشقِ پدر
یہ سن کے ہوش اڑ گئے گھبرا کے گر پڑی
اٹھی جو پھر تڑپ کے تو غش کھا کے گر پڑی

یہ دیکھ کر تڑپ گئی وہ غم کی مبتلا گودی میں لے کے خاک پہ کرنے لگی بکا
ناگہہ آئے خیمے کی غارت کو اشقیا (۱۳۰) خاموش اے دبیر کہ محشر ہے جا بجا
اعدائے دیں خیامِ امامِ امم میں ہیں
برقع نبیؐ کے آل کی دستِ ستم میں ہیں

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com